السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقے میں یہ رسم عام ہے کہ اگر کوئی فوت ہوجائے تو تیسرے دن قل اوراس کے بعد ہر جمعرات کو ختم پڑھایا جاتا ہے اور آخر میں رسم چہلم ادا کرکے سال تک مرنے والا بھلادیا جاتا ہے۔ آپ بتائیں ایسی محفل میں جانا کیسا ہے؟ اوریہ رسم حدیث میں بھی موجود ہے یا نہیں؟ (محمد یوسف۔ ضلع ایبٹ آباد) (۹جولائی ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وفات کے تیسرے دن اور پھر ہر جمعرات کو ختم اور اخیر میں رسم چہلم کے انعقاد کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔ بلکہ عیار لوگوں نے کھانے پینے کا ڈھب بنا رکھا ہے۔ ہندوؤں کی پیروی میں یہ رسومات ایجاد ہوئی ہیں۔ منوسمرتی میں ان رسموں کا ذکر ملتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَرَدٌّ' (صحیح البخاری ، بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَی صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ، رقم :۲۶۹۷'

''یعنی جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے۔''

جب ان مجالس کا منعقد کرنا خلافِ شرع ہے تو ان میں شرکت کرنا بھی ناجائز ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:221

محدث فتویٰ